کیا چیل کی بیٹ سے کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13083

تاریخ اجراء: 17ربیع الثانی 1445ھ/02نومبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ چیل کی بیٹ اگر کپڑوں پر لگ جائے تو کیا وہ کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! چیل کی بیٹ کپڑے کے جس حصے پر لگے گی اُسے ناپاک کر دے گی کہ چیل کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے، اور نجاستِ خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے یا بدن کے جس حصے میں لگی ہو، اگر اُس حصے کی چوتھائی سے کم میں لگی ہو تو معاف ہے یعنی اس صورت میں نماز ادا ہو جائے گی، اور اگر چوتھائی کے برابر یا اس سے بھی زائد مقدار میں یہ نجاست لگ جائے تو بغیر دھوئے نماز ادا نہیں ہو گی۔

جن پرندوں کا گوشت کھانا حرام ہے اُن کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ فتاوٰی عالمگیری میں ہے: "خرء طیر لا یؤکل مخفف ھکذا في الکنز" یعنی اس پرندے کی بیٹ جسے کھایا نہ جاتا ہو، نجاستِ خفیفہ ہے، یونہی کنز میں مذکور ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الطھارۃ، ج01، ص46، مطبوعہ پشاور)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(وخرء) کل طیر لا یذرق في الھواء کبط أھلي (ودجاج) أما ما یذرق فیه، فإن مأکولا فطاھر وإلا فمخفف" یعنی اُس پرندے کی بیٹ جو ہوا میں اڑتا نہ ہو، نجاستِ غلیظہ ہے جیسا کہ پالتو بطخ اور مرغی، جبکہ وہ پرندے جو ہوا میں اڑتے ہوں، اگر انہیں کھانا حلال ہے تو ان کی بیٹ پاک ہے، ورنہ ان کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے۔

(وإلا فمخفف) کے تحت رد المحتار میں ہے: "أي: وإلا یکن مأکولا کالصقر والبازي و**الحدأة**، فھو نجس مخفف عندہ مغلظ عندھما" ترجمہ: "یعنی اگر اُس پرندے کا کھانا حلال نہ ہو جیسا کہ شکرا، باز اور چیل تو

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے، جبکہ صاحبین علیہما الرحمہ کے نزدیک اُس کی بیٹ نجاستِ غلیظہ ہے۔" (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الطھارۃ، ج01، ص320، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: "**جس پرند کا گوشت حرام ہے**، خواہ شکاری ہو یا نہیں، (جیسے کوّا، **چیل**، شکرا، باز، بہری) **اس کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے۔**" (بہارِ شریعت، ج01، ص391، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوٰی امجدیہ میں ایک سوال کے جواب میں مذکور ہے: "کبوتر، مینا، فاختہ کی بیٹ پاک ہے اور کوا، **چیل کی نجاستِ خفیفہ۔**" (فتاوٰی امجدیہ، ج01، ص34، مکتبہ رضویہ کراچی)

نجاستِ خفیفہ چوتھائی سے کم مقدار میں لگی ہو تو نماز ہو جائے گی۔ جیسا کہ فتح باب العنایۃ وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "(ویعفی مادون ربع الثوب) وکذا حکم البدن (من نجس)۔۔۔۔(خف)" ترجمہ: "کپڑے یا بدن پر چوتھائی سے کم مقدار میں نجاستِ خفیفہ لگی ہو تو معاف ہے۔" (فتح باب العنایۃ بشرح النقایۃ، کتاب الطھارۃ، ج01، ص158، دار الأرقم، بیروت، ملتقطاً)

الاشباہ والنظائر میں ہے: "السادس: العسر وعموم البلوی کالصلاۃ مع النجاسۃ المعفو عنھا کما دون ربع الثوب من مخففۃ" یعنی اسبابِ تخفیف میں سے چھٹا سبب تنگی اور عمومِ بلوٰی ہے جیسا کہ نماز اُس نجاست کے ساتھ ادا کرنا کہ جسے معاف رکھا گیا ہو مثلاً کپڑے کے چوتھائی حصے سے کم میں نجاستِ خفیفہ کا لگا ہونا۔ (الاشباہ والنظائر، الفن الاول: القواعد الکلیۃ، ص65، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

نجاستِ خفیفہ کے حکم سے متعلق بہارِ شریعت میں مذکور ہے: "نَجاستِ خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عُضْوْ میں لگی ہے، اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم، آستین میں اس کی چوتھائی سے کم۔ یوہیں ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔" (بہارِ شریعت، ج01، ص389، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید ایک دوسرے مقام پر بہارِ شریعت ہی میں مذکور ہے: "عسر اور عموم بلویٰ پر بھی شریعت کے بہت سے مسائل و احکام متفرع ہیں، عسر کا مطلب ہے تنگی اور دشواری اور عموم بلویٰ کا مطلب ہے ایسا ابتلاء عام جس سے بچنا دشوار اور مشکل ہو **جیسے اس کپڑے سے نماز پڑھنے کی اجازت ہے جس پر چوتھائی کپڑے سے کم میں نجاست خفیفہ لگی ہو۔**" (بہارِ شریعت، ج03، ص1074، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

البتہ یہ ضرور یاد رہے کہ نجاستِ خفیفہ چونکہ نجاست ہی کی ایک قسم ہے، لہذا یہ نجاست اگرچہ چوتھائی سے کم مقدار میں لگی ہو تب بھی نجاست کی جگہ پاک نہیں کہلائے گی جیسا کہ صاحبِ بدائع نے اس کی صراحت فرمائی، یہی وجہ ہے کہ اگر کسی قلیل مائع چیز میں نجاستِ خفیفہ یا غلیظہ کا ایک قطرہ بھی گر جائے تو وہ نجاست اُس پورے مائع کو ناپاک کر دے گی، اس سے واضح ہوا کہ نجاستِ خفیفہ قدرِ مانع سے کم ہو تب بھی ناپاک ہو گی۔

چنانچہ فتاوٰی شامی میں ہے: "ان المائع متی اصابته نجاسة خفیفة او غلیظة **وان قلت تنجس** ولا یعتبر فیه ربع ولا درهم؛ نعم تظهر الخفة فیما اذا اصاب هذا المائع ثوباً او بدناً فیعتبر فیه الربع" یعنی جب کسی مائع پر نجاست پہنچے خواہ خفیفہ ہو یا غلیظہ اگرچہ قلیل ہو تو وہ اس کل مائع کو نجس کر دے گی اور اس میں چوتھائی یا درہم کا اعتبار نہ ہو گا، ہاں خفت اس صورت میں ظاہر ہو گی جب یہ مائع کسی کپڑے یا بدن کو لگے کہ اس میں چوتھائی کا اعتبار کیا جائے گا۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الطهارة، ج 01، ص 322، مطبوعه بیروت)

بہارِ شریعت ہی میں مذکور ہے: "نَجاستِ خفیفہ اور غلیظہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے، یہ اُسی وقت ہیں کہ بدن یا کپڑے میں لگے اور **اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ، کُل ناپاک ہو جائے گی اگرچہ ایک قطرہ گرے** جب تک وہ پتلی چیز حدِ کثرت پر یعنی دَہ در دَہ نہ ہو۔" (بہارِ شریعت، ج 01، ص 390، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جو نجاست نماز کے حق میں معاف ہو، وہ پاک شمار نہیں ہو گی۔ جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے: "فجعل القلیل عفوا فی حق جواز الصلاۃ للضرورۃ، **لا أن یطهر المحل حقیقة۔**" یعنی قلیل نجاست کو نماز کے حق میں ضرورتاً معاف رکھا گیا ہے، اس سے یہ مراد نہیں کہ نجس جگہ ہی پاک کہلائے۔ (بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، کتاب الطهارة، ج 01، ص 85، دارالکتب العلمیة، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم